بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر غلام نبی — یوم یک شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش | ۲۸ ماہ محرم ۱۳۶۱ھ | ۱۵ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۹

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو گذشتہ شب بے خوابی کی شکایت رہی آج دن بھر ۱۰۱ درجہ تک بخار اور پیٹ میں درد رہا۔ احباب دعائے صحت کریں :۔

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو تا حال بخار ہے۔ دُعائے صحت کی جائے :۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی علالت کی خبر کل کے پرچہ میں شائع کی جا چکی ہے۔ آج آپ کی طبیعت کل سے زیادہ ناساز ہے۔ بخار ہے۔ غنودگی۔ اور اضطراب بہت ہے قے کی بھی شکایت ہے۔ جس میں کچھ خون بھی آتا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کامل عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر دراز کرے :۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۸ ماہ محرم ۱۳۶۱ھ

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراف

کہ

"تصانیف ثنائیہ" احمدیت کے لئے کھاد ہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب نے "میری محسن کتابیں" کے عنوان سے جو مضمون اپنے اخبار میں شائع کیا تھا۔ اس میں جہاں اپنی تصنیف کردہ کتابوں کو اس وجہ سے اپنا محسن قرار دیا تھا۔ کہ ان کے ذریعہ انہیں پیسے وصول ہوتے ہیں۔ وہاں یہ بھی لکھا تھا کہ "جس شخص کے پاس یہ کتابیں موجود ہوں قادیانی مباحث میں اسے کافی واقفیت حاصل ہوسکتی ہے"۔

اس بارے میں ہم نے پوچھا:۔

"سوال یہ ہے۔ کہ ان کتب نے نتیجہ کیا پیدا کیا۔ اور ان کا مسلمانوں پر اثر کیا ہوا۔ آج تک جہاں مولوی صاحب کوئی ایک بھی ایسی مثال نہیں پیش کر سکے۔ اور نہ اب کر سکتے ہیں۔ کہ کسی اہل علم نے مولوی صاحب کی کتب پڑھ کر احمدیت کو ترک کیا ہو۔ وہاں ہم کئی ایسے معززین پیش کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی پیش کر سکتے ہیں۔ جنہیں احمدیت کے متعلق تحقیق کرنے کی طرف توجہ مولوی صاحب کی کتب پڑھنے سے ہوئی۔ اور پھر وُہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور دین کے لئے بڑی شاندار قربانیاں کر رہے ہیں"۔

آخر میں لکھا تھا "ایسی کتب تصنیف کرنے پر مولوی صاحب کو نہ صرف فخر نہ کرنا چاہیئے بلکہ غور و فکر سے کام لینا چاہیئے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ وُہ ان کے منشا کے خلاف نتیجہ پیدا کر رہی ہیں۔ اور احمدیت کی ترقی کو روکنے کی بجائے اس کے لئے کھاد کا کام دے رہی ہیں"۔

بات چونکہ نہایت معقول اور وزنی تھی۔ اور واضح حقیقت اور صداقت پر مبنی۔ اس لئے مولوی صاحب اسے جھٹلانے کی جرأت نہ کر سکے۔ بلکہ یہ کہہ کر ایک رنگ میں اعتراف کر لیا ہے۔ کہ

"تصانیف ثنائیہ کا مصنف نہ الہام کا مدعی ہے۔ نہ مجددیت کا دعویدار ہے۔ نہ نبی ہے نہ رسول۔ بلکہ ایک معمولی صاحبِ قلم ہے!"

گویا ہم نے جو یہ لکھا تھا۔ کہ مولوی صاحب کی تمام تصانیف کا جن کے متعلق وُہ لکھ چکے ہیں کہ "قادیانی تحریک کے متعلق میری کتابیں اتنی ہیں۔ کہ مجھے خود ان کا شمار یاد نہیں"۔ نتیجہ یہ ہے آجتک کوئی ایک بھی اہل علم ان کے ذریعہ احمدیت سے برگشتہ نہیں ہوا۔ البتہ کئی معززین وُہ کتابیں پڑھنے کے بعد احمدیت کی طرف مائل ہوئے۔ اور اب احمدیت میں داخل ہو کر قابل تعریف دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ ایسا واقعہ اور حقیقت ہے کہ مولوی صاحب کو بھی مجال انکار نہیں۔ اسی لئے اس مرحلہ پر انہیں اپنے آپ کو "ایک معمولی صاحب قلم" قرار دینے کے سوا کوئی چارہ نظر نہیں آیا لیکن باوجود اس درجہ قائل ہو جانے اور یہ تسلیم کر لینے کے کہ شروع سے لے کر آجتک کی احمدیت کے خلاف ان کی تمام تحریرات اور تصانیف ان کے نقطۂ نگاہ سے نہ صرف بالکل بے اثر اور بے نتیجہ رہی ہیں۔ بلکہ احمدیت کی ترقی کا باعث بن رہی ہیں۔ انہوں نے ضروری سمجھا کہ اس موقعہ پر اپنے ایک ایسے فرسودہ اور بوسیدہ اعتراض کو دوہرا دیں جس کا اس موقعہ سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ سوال تو یہ تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تمام کتب احمدیت کو نقصان پہنچانے میں ناکام رہنے کے علاوہ احمدیت کے لئے کھاد کا کام دے رہی ہیں۔ مگر اس کے جواب میں مولوی صاحب لکھتے ہیں :۔

"ہم آپ کے مجدد، نبی و رسول کی تصنیف کا ذکر سناتے ہیں۔ آپ کے نبی صاحب اپنی کتاب براہین احمدیہ کی تعریف میں لکھتے ہیں۔ کہ "اس کتاب سے ہمیشہ کے مجادلات کا خاتمہ فتح عظیم کے ساتھ ہو جائے گا" ۔ پھر پوچھتے ہیں :۔

"قادیانی اور لاہوری مرزائی دوستو! ایمان سے سچ بتاؤ۔ خدا سے ڈر کر اور مخلوق سے شرم کر کے بتاؤ۔ کہ آپ کی مایۂ ناز کتاب براہین احمدیہ سے یہ نتیجہ پیدا ہؤا۔ یا مجادلات دن بدن بڑھتے چلے گئے۔ اور غیر مسلم جماعتوں میں سے جو دو گروہ عیسائی اور آریہ مرزا صاحب کے خاص مخاطب تھے ان پر بھی اس کتاب کا کوئی اثر ہؤا؟"

ذرا غور تو فرمایئے۔ مولوی صاحب نے "تیلی رے تیلی تیرے سر پہ کولھو" کی مثال تازہ کرتے ہوئے یہ جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا ہمارے مطالبہ سے کیا تعلق ہے۔ اور اس سے یہ کیونکر ثابت ہو سکتا ہے کہ مولوی صاحب کی تصانیف احمدیت کے لئے کھاد نہیں۔ پھر اس مطالبہ سے بھی مولوی صاحب کی کوتاہ بینی اور تنگ نظری ظاہر ہے :۔

مولوی صاحب کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ جب براہین احمدیہ کے متعلق یہ لکھا گیا تھا۔ کہ اس کتاب سے ہمیشہ کے مجادلات کا خاتمہ فتح عظیم کے ساتھ ہو جائے گا۔ تو کیوں مجادلات ختم نہ ہوئے۔ اور دیگر مذاہب پر فتح عظیم حاصل نہ ہوئی۔ ہماری گزارش یہ ہے۔ کہ اگر مجادلات کا خاتمہ اور فتح عظیم مولوی صاحب کو نظر نہ آئے۔ یا وہ دانستہ اس کا اعتراف نہ کرنا چاہیں۔ تو ہم کیا کر سکتے ہیں ہم واقعات ہی پیش کر سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ پہلے آریہ اور عیسائی مسلمانوں کو مناظرات اور مباحثات کے لئے جو چیلنج پر چیلنج دیا کرتے تھے وُہ ختم ہو چکے ہیں۔ اب ان میں قطعاً یہ سکت نہیں ہے کہ پہلے کی طرح مسلمانوں کو مقابلہ کے لئے بلائیں اور یہ محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ دلائل اور براہین کی وجہ سے ہے کیونکہ عیسائی اور آریہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ احمدیوں کے ساتھ کوئی مناظرہ نہ کیا جائے۔ اور عملی طور پر اس کا ثبوت دے رہے ہیں۔ ایک حقیقت بین اور حق پسند انسان کے لئے "مجادلات کا خاتمہ فتح عظیم کے ساتھ" اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ مولوی صاحب کو اگر اس میں کچھ شک ہے تو وہ جائیں عیسائیوں اور آریوں کے پاس۔ اور انہیں احمدیوں کے ساتھ اسلام کے خلاف مجادلہ کرنے پر آمادہ کریں۔ پھر دیکھیں وُہ کیا جواب دیتے ہیں کس طرح احمدیوں کے مقابلہ پر آنے سے جی چُراتے۔ اور نہ آنے کے بہانے کرتے ہیں :۔

مولوی محمد علی صاحب اپنے الفاظ کی تشریح فرمائیں

بار بار تقاضوں اور پے درپے تفصیلی مطالبات کے بعد پیغام (۱۰ فروری) نے حسب ذیل چند سطور شائع کی ہیں۔

"اخبار الفضل میں متعدد دفعہ نکل چکا ہے۔ "جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اسلام میں داخل ہونے اور نجات حاصل کرنے کے لئے کسی نبی مامور حتّٰی کہ افضل الرسل حضرت محمد مصطفٰے صلعم پر بھی ایمان لانے کی ضرورت نہیں"۔ معلوم دیتا ہے مندرجہ بالا سطور لکھنے والے کے اوسان بجا نہیں۔ ورنہ وہ یہ سطور ہرگز الفضل میں لکھنے کی جرأت نہ کرتا۔ یہ محض افترا ہے۔ اور ایسا "سیاہ" جھوٹ ہے جو روز روشن میں بولا جا رہا ہے۔ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہرگز ہرگز یہ عقیدہ نہیں۔ حضرت ممدوح اسلام میں داخل ہونے اور نجات حاصل کرنے کے لئے رسالت پر ایمان لانے کو ضروری سمجھتے ہیں"۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مطالبہ جس بناء پر کیا گیا ہے اسے پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ اور نہ اس کے متعلق کچھ ارشاد فرمایا گیا ہے۔ مطالبہ کی بنیاد مولوی محمد علی صاحب کے ان الفاظ پر ہے کہ "اسلام کی بڑی اور آخری حد بندی توحید الٰہی ہے۔ پس جو شخص توحید الٰہی کا قائل ہوتا ہے۔ وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے"۔ (پیغام صلح ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ الفاظ مولوی محمد علی صاحب کے ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو پھر ان کا مطلب کیا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص توحید الٰہی کا قائل ہو کر اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے کسی نبی اور مامور پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی چونکہ خدا تعالےٰ کے نبی اور رسول ہیں۔ اس لئے مولوی محمد علی صاحب کے مندرجہ بالا الفاظ کے لحاظ سے اسلام میں داخل ہونے کے لئے آپ پر ایمان لانے کی بھی ضرورت نہیں ؎

احمدی جوان سے

نہیں ایک عالم جہاں اور بھی ہیں ستاروں بھرے آسماں اور بھی ہیں
کبھی اپنی خدمت پہ نازاں نہ ہو تو ترے جیسے خادم جواں اور بھی ہیں
نہ ڈر گر نہیں پاس لوہے کی تلوار کہ پوشیدہ تیر و سناں اور بھی ہیں
نہ پرواز کی منتہا ہو یہ دنیا زمیں اور بھی آسماں اور بھی ہیں
ثریا تلک پہنچکر بھی نہ دم لے کہ اس کے پرے کہکشاں اور بھی ہیں
شہیدانِ کابل تو ہیں اک نمونہ جماعت میں ویسے جواں اور بھی ہیں
ہماری صداقت کے صد ہا نشاں ہیں نشانِ جنگ بھی ہے نشاں اور بھی ہیں
نہیں اچھا ظالم ہمیں تنگ کرنا ہمارے لئے آشیاں اور بھی ہیں
نکلتی ہیں دل سے لگاتار آہیں مرے دل میں دردِ نہاں اور بھی ہیں
نہ جانا کہیں ڈر تو اس امتحاں سے ترے سامنے امتحاں اور بھی ہیں
اکیلا نہیں ہے تو ان کے ستم کا نشانہ بہت کشتگاں اور بھی ہیں
ہمیشہ رہا خیر خواہ شمسؔ ان کا مگر وہ ہوئے بدگماں اور بھی ہیں

(جلال الدین شمس)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز کے متعلق قرآن کریم کی ہدایات

"انسانی سعی اور کوشش نماز کے ادا کرنے میں اس سے زیادہ کیا کر سکتی ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے پاک اور صاف ہو کر اور نفی خطرات کر کے نماز ادا کریں۔ اور کوشش کریں کہ نماز ایک گری ہوئی حالت میں نہ رہے۔ اور اس کے جس قدر ارکان حمد و ثنا حضرت عزت اور توبہ و استغفار اور دعا اور درود ہیں۔ وہ دلی جوش سے صادر ہوں۔ لیکن یہ تو انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ کہ ایک فوق العادت محبت ذاتی اور خشوع ذاتی اور محویت سے بھرا ہوا ذوق و شوق اور ہر ایک کدورت سے خالی حضور اس کی نماز میں پیدا ہو جائے گویا وہ خدا کو دیکھ لے۔ اور ظاہر ہے کہ جب تک نماز میں یہ کیفیت پیدا نہ ہو۔ وہ نقصان سے خالی نہیں۔ اسی وجہ سے خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ متقی وہ ہیں جو نماز کو کھڑی کرتے ہیں۔ اور کھڑی وہی چیز کی جاتی ہے۔ جو گرنے کے لئے مستعد ہے۔ پس آیت یقیمون الصلوٰۃ کے یہ معنی ہیں۔ کہ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے۔ نماز کو قائم کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اور تکلف اور مجاہدات سے کام لیتے ہیں۔ مگر انسانی کوششیں بغیر خدا تعالےٰ کے فضل کے بیکار ہیں۔ اس لئے اس کریم و رحیم نے فرمایا ھدی للمتقین یعنی جہاں تک ممکن ہو۔ وہ تقوےٰ کی راہ سے نماز کی اقامت میں کوشش کریں۔ پھر اگر وہ میرے کلام پر ایمان لاتے ہیں۔ تو میں ان کو فقط انہی کی کوشش اور سعی پر نہیں چھوڑوں گا۔ بلکہ میں آپ ان کی دستگیری کروں گا۔ تب ان کی نماز ایک اور رنگ پکڑ جائے گی۔ اور ایک اور کیفیت ان میں پیدا ہو جائے گی۔ جو ان کے خیال و گمان میں بھی نہیں تھی۔ یہ فضل محض اس لئے ہو گا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے کلام قرآن شریف پر ایمان لائے۔ اور جہاں تک ان سے ہو سکا۔ اس کے احکام کے مطابق عمل میں مشغول رہے۔ غرض نماز کے متعلق جس زائد ہدایت کا وعدہ ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ اس قدر طبعی جوش اور ذاتی محبت اور خشوع اور کامل حضور میسر آ جائے۔ کہ انسان کی آنکھ اپنے محبوب حقیقی کے دیکھنے کے لئے کھل جائے۔ اور ایک خارق عادت کیفیت مشاہدہ جمال باری کی میسر آ جائے۔ جو لذات روحانیہ سے سراسر معمور ہو۔ اور دنیوی رزائل اور انواع و اقسام کے معاصی قولی اور فعلی اور بصری اور سماعی سے دل کو متنفر کر دے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان الحسنات یذھبن السیئات" ؎

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۵-۱۳۶)

صوبہ بنگال کے احمدیوں میں سے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں

اوّل رہنے والے کے لئے انعام

امسال ماہ نومبر ۱۹۴۲ء (ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش) میں جو امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا نظارت ہذا کے انتظام کے ماتحت ہو رہا ہے۔ اس میں صوبہ بنگال کے احمدیوں میں سے اوّل رہنے والے کے لئے محترمہ بیگم صاحبہ جناب چودھری ابوالہاشم خاں صاحب ایم۔ اے اسسٹنٹ ڈائرکٹر تعلیم بنگال (ریٹائرڈ) نے مبلغ دس روپے انعام تجویز کیا ہے۔ اور مستحق کے لئے یہ شرط بھی ان کی طرف سے رکھی گئی ہے۔ کہ وہ امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی قادیان آویں ؎

اس اعلان کے موقعہ پر نظارت ہذا اس امر کا بھی ذکر کر دینا مناسب اور ضروری خیال کرتی ہے۔ کہ چونکہ بنگال کے دوستوں کو اپنا مافی الضمیر اردو زبان میں ادا کرنا مشکل ہے۔ اس لئے جو دوست امتحانی سوالات کا جواب بنگلہ زبان میں لکھنا چاہیں ان کو ایسا کرنے کی اجازت ہو گی ؎ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

اسلام اور اسیرانِ جنگ

ایک گزشتہ پرچہ میں اسیرانِ جنگ کے متعلق یورپ کے قوانین و قواعد کا ذکر کیا جاچکا ہے۔ اگرچہ یہ قوانین بہت حد تک اچھے ہیں۔ اور قیدیوں کے لئے سہولتوں اور آسائشوں کے حامل۔ لیکن اس امر کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کہ جو سلطنت بھی دشمن کے پکڑے ہوئے قیدیوں سے حسن سلوک کرتی ہے۔ وہ اس لئے کرتی ہے۔ کہ دشمن اس کے پکڑے ہوئے قیدیوں کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کرے گا۔ اور یہ سب کچھ ان معاہدات کے رو سے ہوتا ہے۔ جو قبل از جنگ یعنی زمانۂ امن میں سب ملکوں نے باہم طے کر لئے۔ اور ان پر اتفاق کیا ہوا ہے۔ پھر اس امر کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ سلوک صرف ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جو جنگ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ زمانہ جنگ سے قبل انہوں نے یا ان کی قوم و ملک نے دوسرے فریق کی قوم یا افراد کے ساتھ کوئی خاص ظالمانہ سلوک نہیں کیا ہوتا۔ جنگ کرنے اور جنگ میں دشمن کو نیچا دکھانے کی کوشش کے علاوہ ان کی طرف سے یا ان کے ملک و قوم کی طرف سے کئے گئے مظالم کی یاد دلوں میں آتشِ انتقام بھڑکانے کے لئے موجود نہیں ہوتی۔

ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اگر اس سلوک کو دیکھا جائے۔ جو اسلام نے اسیرانِ جنگ کے ساتھ روا رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کو دیکھیں۔ تو اسلام کی فضیلت انسانی ہمدردی۔ بلکہ انسانیت کا احترام صاف طور پر نظر آجائے گا۔ کون نہیں جانتا۔ کہ مکہ کے قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر وہ وہ مظالم کئے جن کے ذکر سے آج بھی انسانیت لرزہ براندام ہوجاتی ہے۔ اور تاریخ کے صفحات پر ان کو پڑھ کر ایک رقیق القلب انسان کی آنکھوں میں آج چودہ سو سال بعد بھی آنسو آجاتے ہیں۔ مردوں کو دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹانا تپتی ہوئی ریت میں سینہ پر پتھر رکھ کر گھنٹوں لٹائے رکھنا۔ ٹانگوں میں رسے باندھ کر بازاروں اور گلی کوچوں میں گھسیٹنا۔ اور پھر اس کے ساتھ یہاں تک سفاکی۔ اور بے رحمی کہ پردہ دار اور شریف مستورات کی شرمگاہوں میں نیزے مار کر انہیں شہید کر دینا۔ چند ایک کمزور اور بے یار و مددگار مسلمانوں کو سالہا سال تک محاصرہ میں رکھنا۔ اور ان کو کھانے پینے تک کی ضروریات سے محروم کر دینے کے مکمل انتظامات۔ کوئی ایسے واقعات نہیں۔ کہ دلوں سے محو ہوسکیں۔ اور آج بھی مسلمانوں پر ان مظالم کے زخم موجود ہیں۔ پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ صحابہ کرام انہیں اپنی زندگیوں میں ہی بھول سکتے۔ مکہ کے ظالموں نے ان بے چاروں کو اپنے وطنِ مالوف کو بصد حسرت و یاس خیر باد کہہ دینے پر مجبور کیا۔ پھر یہ نہیں۔ کہ انہیں اپنا مال و اسباب لے کر وطن سے نکل جانے دیا ہو۔ بلکہ یہاں تک تعدی کی۔ کہ وہ راتوں کو چھپ چھپ کر بھاگ جانے پر مجبور ہوتے لیکن جب ہجرت کے بعد سب سے پہلی جنگ بدر کے مقام پر ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید نے مسلمانوں کو مظفر و منصور کیا۔ تو ان کے ہاتھ ظالموں میں سے ستر آدمی آگئے۔ اور قید کر لئے گئے۔ اگر آج کل کی "مہذب دنیا" کے کسی ملک کو اپنے کسی ایسے شدید معاندین پر غلبہ حاصل ہو تو ان سے وہ سلوک کیا جائے۔ جس کی نظیر ظلم کی تاریخ میں نہ مل سکے۔ پرسوں کے ہی پرچہ میں ناظرین ان مظالم کی ایک تھوڑی سی تفصیل ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جو دنیا میں نئی "تہذیب و تمدن" کی بناء رکھنے والے نازیوں نے روس کے مفتوحہ علاقوں پر کئے حالانکہ روسیوں کی طرف سے کبھی جرمنوں کے ساتھ ویسا تشدد نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ اہل مکہ مسلمانوں کے ساتھ کرتے تھے۔ مگر جب وہ لوگ قید ہو کر آئے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو تاکید فرمائی۔ کہ ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو جیسا خود کھاؤ۔ ویسا ان کو کھلاؤ۔ اور جیسا خود پہنو۔ ان کو پہناؤ۔ چنانچہ اپنے دلوں میں تمام گزشتہ مظالم کی یاد موجود ہونے کے باوجود صحابہ ان کو اپنے سے اچھا کھلاتے۔ اور اپنے سے زیادہ آرام پہونچاتے۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ بعض صحابہ خود کھجوریں کھا کر گزارہ کر لیتے۔ مگر ان قیدیوں کے لئے روٹی اور سالن مہیا کرتے تھے۔ ان میں سے کسی کے پاس کپڑا نہ ہوتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پاس سے ان کے لئے کپڑا مہیا فرماتے۔ حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمانوں پر خود تنگی اور افلاس کا غلبہ تھا۔ اور مالی لحاظ سے ان کی حالت بہت کمزور تھی۔ پھر یہ وہ زمانہ تھا۔ کہ ابھی تک بیسیوں مسلمان کفار کے پاس مکہ میں قید تھے۔ اور کفار کے انسانیت سوز مظالم ان غریبوں پر بدستور جاری تھے۔ ہم انصاف پسند دنیا سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا اس حسن سلوک اس شفقت اس رحم اور اس خدا ترسی کی کوئی مثال دنیا میں مل سکتی ہے؟

پھر اسی پر بس نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ عرصہ کے بعد ان سب کو برائے نام فدیہ لے کر رہا کر دیا فدیہ کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ بعض پڑھے لکھے قیدیوں کا فدیہ صرف یہ مقرر ہوا۔ کہ چند مسلمانوں کو معمولی نوشت و خواند سے آگاہ کر دیں۔

اس واقعہ کے بعد بھی مسلمانوں پر کفار کے مظالم کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ اور انہوں نے کبھی ان کو آرام اور چین سے مدینہ میں بیٹھنے نہ دیا۔ ہمیشہ چڑھائی کرتے اور مسلمانوں کو نیست و نابود کر دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ لیکن جب مکہ فتح ہوا۔ اور اسلامی لشکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں مظفر و منصور فاتحانہ شان کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا۔ تو وہی اکابرین مکہ اور ظلم و ستم کے مجسمے آپ کے سامنے پیش کئے گئے۔ آپ اس وقت ان کے متعلق جو سخت سے سخت فیصلہ فرماتے۔ اس پر دنیا کا کوئی امن پسند اور منصف مزاج اعتراض نہ کرسکتا۔ مگر آپ نے ان لوگوں کو کوئی سزا دینا تو درکنار ان کو لعنت ملامت کرنا بھی پسند نہ کیا۔ اور صاف فرمادیا۔ کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اِذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ۔ جاؤ تم سے کوئی باز پرس نہیں کی جاتی۔ تم سب آزاد ہو۔ یہ وہ سلوک تھا۔ جو بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام نے جنگی قیدیوں کے ساتھ کیا۔ اور اس صورت میں کیا۔ جب آپ کی حیثیت فاتح کی تھی۔ اور جب معاوضہ اور دوسری طرف سے کسی ایسے سلوک کی توقع بلکہ اس کا موقعہ بھی نہ تھا۔ آج یوروپین ممالک معاہدات کی بناء پر اور اپنے اسیرانِ جنگ کی آسائش کی خاطر دشمن کے قیدیوں سے مساوی حیثیت میں جو سلوک کرتے ہیں۔ اسے ایک طرف رکھئے اور اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلوک کو دوسری طرف۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ دونوں میں کوئی نسبت ہی نہیں اور یورپ کا طرزِ عمل اسلامی طریق کے مقابل پر نہایت ادنےٰ درجہ کا اور بالکل پست حیثیت رکھتا ہے۔

سال رواں کے ایام تبلیغ

جیسا کہ اعلان ہوچکا ہے:-

(۱) یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۹ مارچ کو منایا جائے گا۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کی جائیں گی۔ (۲) یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب ۲۴- مئی کو۔ (۳) یوم سیرت پیشوایانِ مذاہب ۱۸- اکتوبر کو۔ اور (۴) یوم تبلیغ برائے مسلم اصحاب ۲۹ نومبر کو منائے جائیں گے۔ سب سے پہلے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کو کامیاب بنانے کی ابھی سے کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔

مسلم لیگ کس طرف جا رہی ہے

۱۹۳۷ء میں آئین نو کے نفاذ کے بعد مسلم لیگ کو ایک نئی زندگی حاصل ہوگئی اور اس وقت سے لے کر اب تک اس نے محض اس وجہ سے نشوونما پائی۔ کہ جن امور سے مسلمان مدت سے انکار کر رہے تھے۔ مسلم لیگ نے ان کا انکار کیا۔ اور جن باتوں کو مسلمان حاصل کرنا چاہتے تھے۔ مسلم لیگ نے ان کا اقرار کیا۔ لیکن قومی جماعتیں محض اقرار اور انکار کے سہارے زندہ نہیں رہ سکتیں۔ ایسی جماعتیں اولاً قومی مقاصد کے نشیب و فراز کا پورا پورا جائزہ لینے سے ہی زندہ رہ سکتی ہیں۔ بالفاظ دیگر ان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ تمام ان واقعات اور ضروریات کی جو روزمرہ سامنے آئیں۔ اپنے اس مقصد کی روشنی میں وضاحت کریں۔ جس کے حاصل کرنے کی وہ دعویدار ہیں۔ خواہ کچھ بھی پیش آئے۔ ان کے لئے اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ امر ان کے نقطۂ نگاہ سے کیا حیثیت رکھتا ہے۔ انہیں یہ دکھانا ہوتا ہے۔ کہ ان کا دائرہ فکر تمام ضروریات ولوازمات پر حاوی ہے۔ اور انہیں یہ ثابت کرنا ہوتا ہے۔ کہ ہر وہ چیز جو اس دائرہ سے باہر ہے غیر ضروری ہے یا معین طور پر ضرر رساں ہے۔ دوسری بات جو اس ضمن میں ضروری ہوتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ وہ جس چیز کو پیش کرتے ہوں۔ خود بھی اس پر پوری طرح عمل پیرا ہوں۔ کیونکہ اس کے بغیر ایک تخیل کی دنیا میں بسنے والے فلاسفر اور ایک عملی سیاستدان کے درمیان کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔

تیسرے ان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو ایسے ہتھیاروں سے مسلح کریں جو خواہ روحانی ہوں خواہ اقتصادی ہوں خواہ مادی یا تینوں قسم کے ہوں۔ تاکہ وہ اپنے آپ کو بچا سکیں۔ اور مخالفت کا قلع قمع کر سکیں ایک قومی جماعت کے لئے ان تمام شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے۔ ورنہ وہ قومی جماعت کہلانے کی مستحق نہیں ہو سکتی۔

آؤ اب ہم ان میں سے ایک ایک بات کو لے کر یہ دیکھیں۔ کہ مسلم لیگ ان کو کس حد تک پورا کر رہی ہے۔

مسلم لیگ نے پاکستانی سکیم کو اپنا قومی مقصد قرار دیا ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس نے اس کے ماله وما علیہ کا جائزہ لے لیا ہے۔ مثال کے طور پر کیا وہ اس امر کی وضاحت کرتی ہے۔ کہ یہ جنگ کیوں لڑی جا رہی ہے۔ کانگرس کا عدم تشدد کا آئیڈیل اس سوال کا جواب دیتا ہے۔ خواہ وہ غلط ہی ہو۔ یا منافقانہ۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ وہ ان حالات کی تشریح ضرور کرتا ہے۔ جو ہمارے ارد گرد وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ پاکستانی آئیڈیل ان چیزوں کی وضاحت کرنے سے قاصر ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلم لیگ نے اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ پھر قریباً قریباً دنیا کی ہر قوم نے اس نئے نظام کے متعلق اپنے نقطۂ نگاہ کو پیش کیا ہے جو جنگ کے بعد قائم ہونے والا ہے۔ لیکن مسلم لیگ اس بارے میں بھی خاموش ہے۔

آؤ ذرا زیادہ معین اور فوری مسائل کی طرف آئیں اور دیکھیں۔ کہ پاکستان کا آئین کیا ہوگا۔ مسٹر گاندھی کے سامنے "رام راجیہ" کا نقشہ ہے۔ یہ خواہ کوئی خیالی دنیا ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ نقشہ ضرور موجود ہے۔ لیکن مسٹر جناح کے متعلق کیا خیال کریں۔ شائد وہ یہ کہیں گے کہ وہ ان امور کے متعلق اس وقت غور کریں گے جب انہیں پاکستان مل جائے گا۔ لیکن انہیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی شخص اس وقت تک انہیں پاکستان تفویض کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اور فی الحقیقت نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ یہ معلوم نہ کرے۔ کہ یہ ہے کیا چیز۔ محض علیحدگی کے کوئی معنی نہیں۔ مسٹر جناح کے پاس پہلے بھی چار چھوٹے چھوٹے ٹھوس پاکستان صوبہ سرحد۔ پنجاب۔ سندھ اور بنگال میں موجود تھے۔ لیکن انہیں انہوں نے کوئی معین خاکہ نہ ہونے کی وجہ سے کھو دیا ہے اگر یہی حشر ان کے بڑے پاکستان کا ہوا تو پھر وہ کیا کریں گے۔ ظاہر ہے کہ اس چیز کے ماله وما علیہ پر غور و فکر نہیں کیا گیا۔ جیسے وہ پیش کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں

اگر پاکستان غیر متوقع طور پر ایک پکے ہوئے سیب کی طرح ان کی گود میں آ بھی گرے۔ تو وہ یہ سمجھنے سے قاصر رہیں گے۔ کہ اسے کیا کریں گے۔

مسٹر جناح نے پارلیمنٹری قسم کی جمہوریت کی اکثر مذمت کی ہے۔ اور اسے ایک غیر ملکی چیز قرار دیا ہے۔ جو مسلمانوں کی طبائع کے خلاف ہے۔ لیکن وہ اپنی تنظیم کو انہی لائنوں پر کیوں چلا رہے ہیں۔ اور برطانی نمونہ پر ان کے ہاں مسلم لیگ کی "کونسل" "ورکنگ کمیٹی" اور ویسا ہی طریق عمل کیوں ہے؟ کیا اس کی یہ وجہ ہے۔ کہ ان پارلیمنٹری اداروں کی پاکستان کے پاس اپنی کوئی متبادل شکل نہیں۔ یہ تو کسی صورت میں ہو نہیں ہو سکتا کہ مسلمانوں کے پاس جو تیرہ سو سال دنیا پر حکمران رہے ہیں۔ ان اداروں کا اپنے الفاظ میں کوئی نام بھی موجود نہ ہو۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس جماعت کے اپنے نام میں بھی ایک ایسا لفظ موجود ہے جو غیر ملکی ہے۔

شائد یہ اعتراضات بے معنی اور سطحی نظر آئیں۔ لیکن وہ اپنے اندر گہری حقیقت رکھتے ہیں۔ تم علیحدگی کی بنیادیں مشترکہ زمین کی سطح پر استوار نہیں کر سکتے۔ تمہارے لئے ضروری ہے۔ کہ تم ایسی بنیادوں کو توڑ پھینکو اگر تم پارلیمنٹری سسٹم کی مذمت بھی کرتے جاتے ہو۔ اور اس پر عمل پیرا بھی ہو۔ تو کل کو اگر تمہارے بنگالی نائب نے اس طاقت سے مل جانے کی خواہش کی۔ جس کی لغت سے تم نے یہ اصطلاحات چرائی ہیں۔ تو وہ بھی انہی پر انحصار کرے گا۔ خواہ وہ کتنی ہی غیر اہم کیوں نہ معلوم ہوں۔ لیکن اگر تم اپنا خیمہ اپنی زمین میں نصب کرو گے۔ تو پھر حالات دیگر ہوں گے۔

دنیا میں ہر قوم کے پاس اپنا علیحدہ ہتھیار ہوتا ہے۔ روسیوں کے پاس جھلسی ہوئی زمین کے سال خوردہ وسیع صحرا ہیں۔ اینگلو سیکسن لوگوں کے پاس بحری قوت ہے اور دولت ہے۔ جرمنوں کے پاس پرشیا کی فوج اور اب لفٹ وافے ہوائی طاقت بھی ہے۔ مسٹر گاندھی کے پاس بھپھسا عدم تشدد اور عدم تعاون ہے۔ لیکن مسلم لیگ کے پاس کیا ہے؟ اگر اہل برطانیہ پیش آمدہ پر خطر حالات کی ہمہ گیر رو کے سامنے بے بس ہو جائیں۔ اور انہیں کانگرس کے سامنے جھکنا پڑے تو مسلم لیگ اس صورت حالات پر قابو پانے کے لئے کیا صورت اختیار کرے گی اس وقت تک ہندوستان میں مسلمانوں کا مؤثر ہتھیار تیسرے فریق کا مہیا کردہ تحفظ ہی رہا ہے۔ غدر ناکام رہا۔ سر سید احمد کی تحریک تعلیم ناکام رہی۔ کانگرس میں شمولیت ناکام رہی۔ ۱۹۱۹ء کی تحریک خلافت ناکام ہوئی۔ ہجرت ناکام رہی۔ تبلیغ ناکام رہی۔ اور اب خاکسار ناکام ہوئے۔ صرف جداگانہ انتخاب تحفظات۔ اور اب مسٹر گاندھی کے مقابلہ میں مسٹر جناح کے لئے وائسرائے سے ملاقات کے یکساں مواقع لیسے اہم ہیں۔ جنہوں نے کسی حد تک ہمارے اعلیٰ طبقوں کو اس قابل رکھا۔ کہ پانی کو اپنے سروں سے نہ گزرنے دیا لیکن وہ ہتھیار کس کام کا۔ جو دوسرے کے ہاتھ سے چلوایا جائے۔ کیا مسلمان اپنے لئے کوئی ایسا ہتھیار تیار نہیں کر سکتے۔ جو ان کی طبائع کے موافق ہو۔ اور ان کے مستقبل کے شایان شان ہو۔

یہ وہ سوال ہے جس پر مسلم لیگ کو پوری سرگرمی سے غور کرنا ہوگا۔ (دسول ۱۲ فروری ۱۹۴۲ء)

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

عہدہ داران جماعت فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں چندہ جلسہ سالانہ کو چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ قرار دیا تھا۔ اس لئے احباب کے لئے اب اس چندہ کی پوری شرح کے ساتھ ادائیگی اسی طرح فرض ہے۔ جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کی ادائیگی ضروری ہے۔ چونکہ اس چندہ کا مقررہ بجٹ آمد پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے امسال یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ تمام شہری جماعتوں سے اس چندہ کی وصولی کی اسم وار فہرست طلب کی جائے جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہو۔ تاکہ پڑتال کی جائے۔ کہ پورا چندہ نہ وصول ہونے کی کیا وجوہات ہیں۔ نام معہ پتہ۔ آمدنی ماہوار۔ چندہ جلسہ سالانہ بحساب ۱۵ فیصدی ایک ماہ کی آمد پر۔ ادا شدہ رقم۔ بقایا۔

لہٰذا جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال و پریذیڈنٹ صاحبان و امراء صاحبان کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعتوں کے متعلق مطلوبہ قسم کی فہرست ۲۵ فروری ۱۹۴۲ء تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ ناظر بیت المال

تبلیغ بیرون ہند

بلادِ عربیہ میں تبلیغ احمدیت

از مئی تا نومبر ۱۹۴۱ء کی رپورٹ

رسالہ البشریٰ

عرصہ زیر رپورٹ میں "البشریٰ" کے سات نمبر یکے بعد دیگرے شائع کئے گئے۔ اور مختلف امصار و ممالک میں حسب سابق ارسال کئے گئے۔ گزشتہ سال بوجہ خاص حالات و اسباب البشریٰ کو سہ ماہی کر دیا گیا تھا۔ مگر جولائی سے پھر ماہوار کر دیا گیا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا۔ تو تبلیغ کو نقصان پہونچتا۔ کیونکہ حکومت فلسطین کی طرف سے بوجہ قلت کاغذ یہ قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔ کہ ہفتہ وار اخبار پندرہ روزہ۔ اور پندرہ روزہ ماہوار۔ اور ماہوار دو ماہ کے بعد نکلا کرے۔ اور ان کا حجم سولہ صفحات سے زائد نہ ہو۔ اگر البشریٰ ماہوار نہ کیا جاتا۔ تو ہم سال بھر میں صرف دو مرتبہ ۳۲ صفحات شائع کر سکتے تھے۔ مگر اب بفضلہ تعالےٰ اگر کاغذ میسر آتا رہا۔ تو سو صفحات تک شائع ہو سکیں گے۔ کاغذ باہر سے نہ آسکنے کے باعث دس گنا قیمت پہ فروخت ہو رہا ہے۔ اور لکھائی چھپائی کا بھی یہی حال ہے۔ اس لئے یہی غنیمت ہے ایسے پرمصائب ایام میں ہم اپنے کام کو جاری رکھ سکیں خواہ کسی قدر محدود کیوں نہ ہو۔

نئے اشتہارات

البشریٰ کے مذکورہ بالا سات نمبروں کے علاوہ تین نئے دو دو ورقہ تبلیغی ٹریکٹ "نداء المنادی" تین ہزار کی تعداد میں شائع کئے گئے۔ اور فلسطین۔ مصر۔ سوڈان و ایران میں بھی تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ سات سو کے قریب دیگر مختلف کتابیں عربی و انگریزی و سن رائز والبشریٰ گذشتہ نمبر اور پرانے اشتہارات بذریعہ ڈاک مختلف اطراف بلاد عربیہ میں ارسال کئے گئے۔ اور مرکز سے آمدہ ٹریکٹ "why I believe in Islam" "message of Islam" "what should the muslims do"؟ بھی انگریزی دان زائرین دار التبلیغ میں تقسیم کئے گئے۔

زائرین دار التبلیغ

دو سو کے قریب عرب۔ انگریز۔ یہودی اور ہندوستانی احباب دار التبلیغ میں تشریف لائے ان سب سے مختلف مواضیع پر گفتگو کی گئی۔ ان کے علاوہ قریباً تین سو احباب تک پیغام احمدیت پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ پہنچایا۔

تبلیغی سفر

اخراجات کی قلت کے پیش نظر صرف لجون اور صفد اور طبریا میں عربوں میں تبلیغ کی گئی اور قریباً پانصد کی تعداد میں اشتہارات تقسیم کئے۔

یوم التبلیغ

چونکہ مقررہ دن کی اطلاع مقررہ تاریخ سے ایک ماہ بعد ملی۔ اس لئے ۱۴ ستمبر کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ اس روز سب احمدیوں نے اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر فلسطین کے طول و عرض میں پیغام احمدیت پہونچایا۔ حیفا۔ بلد الشیخ۔ ناصرہ۔ طبریا۔ صفد بیسان۔ رملہ بیت المقدس۔ یافا۔ خلیل خاص طور پہ قابل ذکر ہیں۔ اس دن چھ ہزار مختلف قسم کے اشتہارات اور تبلیغی کتب اور البشریٰ کے گزشتہ نمبر ان مقامات میں تقسیم کئے گئے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے بعض حلقوں میں ہمارے کام کی بے حد تعریف کی گئی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہماری ان حقیر سی مساعی کو بار آور فرمائے۔

تعلیم و تربیت

حیفا میں ہفتہ میں دو بار اجتماع ہوتا ہے کبابیر میں ہفتہ واری اجتماعات باقاعدہ ہوتے رہے ہے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس باقاعدہ ہوتا ہے۔ اب تفسیر کبیر کا درس بھی شروع کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار نے ہر جمعہ تبلیغی اور تربیتی خطبات پڑھے۔

تالیف و تصنیف

البشریٰ کے علاوہ آجکل خاکسار رہابیت اور بہائیت کی تردید میں ایک کتاب "کشف الغطاء عن وجہ دیانت الباب والبہاء" تالیف کر رہا ہے تحفۂ شہزادہ ویلز کا عربی ترجمہ بھی "البشریٰ" میں شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کا ½ حصہ اس وقت تک شائع ہو چکا ہے۔ تجلیات الٰہیہ کا ترجمہ بھی البشریٰ میں نصف کے قریب شائع ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "معارف القرآن" بھی البشریٰ میں شائع ہو رہی ہے۔ مکرم احمد آفندی حلمی کا سفرنامہ قادیان شائع کرنے کے لئے تیار کر چکے ہیں۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب شائع کر دیا جائے گا۔ اس میں ستر اسی کے قریب فوٹو بھی ہیں۔

خط و کتابت

اس وقت تک ۱۹۵ خطوط تبلیغی۔ تربیتی نظامی۔ اور خاص مرکز سے تعلق رکھنے والے امور پہ مشتمل لکھے جا چکے ہیں۔

تحریک جدید

سال ہفتم تحریک جدید میں بھی یہاں کے مخلصین بصد شوق حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت مبلغ ۳۴ پاؤنڈ مرکز میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔

نومبائعین

عرصہ زیر رپورٹ میں انیس ۱۹ اصحاب بیعت کر کے مختلف مقامات قاہرہ۔ خرطوم فلسطین۔ حیفا۔ نابلس سے جو مختلف بلاد مصر سوڈان۔ فلسطین میں واقع ہیں داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں ثابت قدمی اور اخلاص میں زیادہ کرے اور یہ آئندہ احمدیت کے لئے ترقی کا باعث بنیں۔ آمین

خاکسار: المبشر الاسلامی الاحمدی بالدیار العربیہ
محمد شریف مولوی فاضل

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کا جلسہ

۸ فروری ۱۹۴۲ء بعد نماز مغرب انجمن احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کا مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ زیر صدارت مولوی فیاض الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن منعقد ہوا۔ جس میں شیخ رمضان صاحب اور شیخ ہاڑو صاحب۔ اور قمر علی صاحب نے پرزور تقریریں کیں۔ صدر صاحب نے صدارتی تقریر میں فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ "آج تم ذلیل سمجھے جاتے ہو۔ تمہیں کوئی عزت حاصل نہیں۔ لیکن وہ وقت آنے والا ہے جب تمہارے ساتھ تعلق رکھنا لوگ اپنی عزت سمجھیں گے۔ دیکھو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اسلام سے پہلے کیا حالت تھی۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس قدر عزت پائی۔ کہ اب بھی لاکھوں انسان اس کی طرف اپنے آپ کو فخر کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ پس تم آج ذلیل اور حقیر سمجھے جاتے ہو۔ مگر ان قربانیوں کے بعد تمہیں وہ عزت اور توقیر حاصل ہوگی۔ جو چاند اور سورج کو بھی حاصل نہیں۔ کیونکہ تم ہمیشہ کے لئے دنیا کو روشن کرنے کا باعث بنوگے۔ اور حقیقت اور صداقت تمہارے ذریعہ قائم ہوگی"۔

پس ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو ذمہ وار سمجھے اور خدمت دین میں لگا رہے اس کے بعد نماز باجماعت کی پابندی کرنے کی تاکید کی گئی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے وائس پریذیڈنٹ شیخ حمید صاحب۔ اور رشید علی محمود صاحب اور سیکرٹری امور عامہ شیخ اسمٰعیل صاحب نے بہت جد و جہد کی۔

عطاء الرحمٰن نائب سیکرٹری تعلیم و تربیت ضلع سنگھ بھوم۔ بہار

رسالہ فرقان کا دوسرا نمبر

رسالہ "فرقان" جو مولوی ابو العطاء صاحب کی ادارت میں شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس کا دوسرا نمبر چھپ گیا ہے۔ تمام مضامین نہایت ٹھوس علمی معلومات سے لبریز ہیں۔ اور مبایعین و غیر مبایعین کے درمیان جو اختلافی مسائل ہیں۔ انکے بارہ میں قیمتی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ یہ رسالہ چونکہ تین سال تک جاری رہیگا۔ اس لئے مجلس رفقاء احمد نے فیصلہ کیا ہے کہ اس عرصہ میں غیر مبایعین کے اختلافی مسائل۔ ہمارے دلائل اور اعتراضات کے جوابات مکمل طور پر شائع کر دیئے جائیں۔ یہ عزم بہت مبارک ہے۔ اور دوستوں کا فرض ہے کہ اس رسالہ کی خریداری کو بڑھائیں۔ چونکہ ابھی تک محکمہ ڈاک کی طرف سے اپیل نمبر نہیں ملا

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سنہ ۱۸۹۰ء کے انڈین ریلویز ایکٹ ۹ کی دفعات ۵۵ اور ۵۶ کے مطابق نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل تاریخوں پر روزانہ (سوائے تعطیل کے دن) ۱۰ بجے صبح لاوارث اشیاء، پارسلز اور کھوئے ہوئے پارسل اور کھوئی ہوئی دیگر اشیاء جو کہ ریلوے کے پاس عرصہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ سے پڑی ہیں۔ بذریعہ نیلام عام فروخت کی جائیں گی۔

۱۔ مورخہ تین مارچ ۱۹۴۲ء سے چار مارچ ۱۹۴۲ء تک لاسٹ پراپرٹی گڈز سیکشن نزد ٹرانزٹ شیڈ شالامار روڈ لاہور میں پڑی ہوئی بلٹیاں نیلام ہوگی۔

۲۔ مورخہ ۵ر مارچ ۱۹۴۲ء سے پارسل اور گمشدہ مال لاسٹ پراپرٹی آفس نزد لاہور ریلوے اسٹیشن میں نیلام ہوگا۔

نیلام ہونے والی اشیاء کی مختصر فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے

نئے اور پرانے کپڑے۔ بستر۔ ٹرنک۔ چھتریاں۔ گھڑیاں۔ سائیکل۔ لوہے کا سامان۔ مثلاً آہنی حلقے۔ فلیٹ۔ اینگلز۔ لوہے اور سٹیل کے گول چپٹ۔ انگیٹھیاں۔ ترازو کی ڈنڈی۔ موٹر کے پرزے۔ اور لوہے کی مشینوں کے پرزے۔ تالے۔ لکڑی کا سامان مثلاً چارپائیاں۔ کرسیاں۔ ہینڈل۔ لکڑی کے صندوق۔ اور لکڑی کے خالی ٹرے۔ کشمش۔ زیرہ۔ تازہ کھجوریں۔ تمباکو۔ برادہ صندل مجیٹھ۔ دیسی دوائیں۔ ہلدی۔ آٹا۔ کھلی۔ اون۔ بنولے۔ کھلی میتھرا کے بیج۔ چاول۔ کالی زیری۔ اخروٹ۔ بیج۔ اچار۔ مربہ۔ ایل آئل خالی ٹین۔ خالی ڈرم۔ گھی۔ ایس۔ وی آئل۔ کولتار۔ کتابیں۔ اخبارات۔ رسالے۔ فہرستیں۔ چھپی ہوئی اشیاء۔ اشتہارات کا سامان قیمت کی فہرستیں۔ اشتہارات کے نیتے۔ کھیل کا سامان۔ دوائیاں۔ کپڑا۔ کپڑے کے نمونے۔ بوٹ۔ ربڑ کا سامان۔ سرجیکل انسٹرومنٹ۔ سوتر۔ اینٹیں۔ دری۔ کیلنڈرز دھونے والی چیزیں۔ سائن بورڈ۔ خالی ٹاٹ کے تھیلے۔ چائے۔ سر پر لگانے کا تیل۔ گھریلو سامان۔ شیشے کی چوڑیاں۔ جھاڑو۔ چکی کا پاٹ۔ چمڑا کے ٹکڑے۔ موٹر کے ٹائر۔ شیشے کی خالی بوتلیں۔ شیشے کے برتن۔ بجلی کی بیٹریاں۔ دیسی صابن۔ ٹین کے کھلونے۔ کنفیکشنری۔ چاقو۔ سکول کی سلیٹیں۔ گلاس۔ بلٹی۔ چھپے ہوئے فیرو بیٹریاں ڈیزل

مال اور بلٹیوں کی فہرست (جنکو اگر نہ چھڑایا گیا) جو ماہ مارچ ۱۹۴۲ء میں فروخت ہونے والی ہیں اور جنکی قیمت ۳۰ روپے سے زائد ہے

انوائس نمبر	تاریخ	جس سٹیشن سے چلیں	جس سٹیشن پر پہنچیں	اشیاء کی تفصیل	بھیجنے والے کا نام	جنکے نام بھیجی گئی ہیں
۷۰-۳/ ۱۶	۲۲ر فروری ۱۹۴۱ء	دھوری	لاہور	چائے کا ایک بکس	سٹیشن ماسٹر	اوفن ٹی کمپنی
۳۳۶/ ۱۸	۴ر مارچ ۱۹۴۱ء	نواب شاہ	ڈوکری	چائے کے دو بکس	محمد اسمٰعیل	خود
اسی ۷/ ۲۰۲ سی ۲۰۸	۳۰ر اگست ۱۹۴۱ء	جنگشاہی	بہاول نگر	چکی کے پاٹوں کے ۲۵۰ جوڑے	کیسریا	خود
۱/ ۵۵۲/ ۱۶	۲۲ر مارچ ۱۹۴۱ء	بین گنج	بہاول پور	ایک بکس بوٹوں کا	جمال فٹ کمپنی	خود
۵۱۲/ ۱۶۱	۱۸ر جولائی ۱۹۴۱ء	ہوڑہ	پٹیالہ	چپلیوں کا ایک بکس	آئرن شو کمپنی	خود
۷۱۵/ ۱۹۶۳	۱۲ر اگست ۱۹۴۱ء	ہوڑہ	راولپنڈی	ایک بنڈل آئل کلاتھ کے ٹکڑوں کا جس میں پانچ تھان ہیں۔	دی راجا کارٹ مارٹ	خود
۵۶۲ سی ۵۶۷/ ۹۱۶ سی ۹۱۷	۲۰ر ستمبر ۱۹۴۱ء	لائل پور	ٹوبہ ٹیک سنگھ	چکی کے پاٹوں کے ۲۷۰ جوڑے	لالو	خود
۵۱۴۰	۲ر جولائی ۱۹۴۱ء	لاہور	امرتسر	لوہے کی انگیٹھیوں کے ۸ بنڈل	سپرنٹنڈنٹ ایل۔ پی۔ او	جی۔ ایس۔ امرتسر
۱۸۰/ ۲۷۵	۲ر اگست ۱۹۴۱ء	کارنک برج	لاہور	ادویات کے دو بکس	سی۔ پی تلک کمپنی	خود
۹۵۱/ ۳۵	۲۶ر اگست ۱۹۴۱ء	سکھر	ڈھڈیال	دھاگے کے گولوں کا ایک بکس	ایم۔ اینڈ کمپنی	خود
پارسلز						
۲۳/ ۱۹۳۲	۱۷ر مئی ۱۹۴۱ء	مرار روڈ	لدھیانہ	سوت کا ایک بکس	جے۔ سی	خود

چیف کمرشل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

کاغذ پر حکومت کا انضباط

حکومت نے کاغذ پر جو انضباط قائم کیا ہے۔ اس سے اس وقت تک اخبارات کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ کیونکہ حکومت نے اخبارات کے لئے تو کاغذ کی مقدار مقرر کر دی لیکن اس امر کا انتظام نہیں کیا۔ کہ اتنی مقدار ہی انہیں بآسانی اور واجب قیمت پر ملتی رہے کاغذ کی فرموں نے ذخیرہ اندازی شروع کر دی اور نفع اندوزی کے وہ شرمناک طریقے اختیار کئے جن کو تاریخ صحافت کبھی فراموش نہ کرے گی۔ لیکن ہم اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جہاں دوسرے دوکانداروں نے اخبارات کی بے بسی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قیمتوں میں بے حد اضافہ کر دیا۔ وہاں میسرز جے۔ این سنگھ اینڈ کو لیمیٹڈ لاہور نے اپنی قیمتیں جائز حدود سے بڑھنے نہیں دیں۔ لیکن ان کے لئے سب سے بڑی دقت یہ رہی۔ کہ وہ کاغذ کی درآمد کی سہولتیں میسر نہ آنے کی وجہ سے اخبارات کے مطالبات کو پورا کرنے سے قاصر رہے۔

اگر حکومت اب بھی انہیں کاغذ کی درآمد کے متعلق کچھ سہولتیں مہیا کر دے۔ تو امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اخبارات کو زیادہ تکلیف نہ محسوس ہونے دیں گے۔ اور اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے قیمتوں کو بھی واجب حدود کے اندر رکھیں گے۔

ناطہ

میرے ایک احمدی دوست مخلص اور متدین کے لئے جو وصیت حصہ کے موصی ہیں۔ قانونگو ۷۰ روپے ماہوار پر سرکاری ملازم۔ قادیان میں سکنی مکان (مالیتی دو ہزار) کے مالک عمر ۳۷ و ۳۸ سال رشتہ کی ضرورت ہے۔ پہلی بیوی سے دو لڑکیاں (منسوب شدہ) اور تین لڑکے موجود ہیں۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے:۔

شیخ محمد حسین ڈیرہ نواب
ریاض حسین پارک دروازہ ملتان شہر

دَواخانہ خدمتِ خلق کی اکسیریں اور تریاق!

دواخانہ خدمتِ خلق میں نہایت محنت اور دیانتداری سے ہر قسم کی ادویہ تیار ہوتی ہیں جن میں بعض دواخانہ کی اپنی تیار کردہ ہیں بعض سابق مشہور اطباء کے نسخے ہیں۔ اور بعض حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخے ہیں۔

دواخانہ خدمتِ خلق میں ہر قسم کے مفردات اعلیٰ سے اعلیٰ اور خالص فروخت کیلئے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور ایسی نادر ادویہ بھی ہیں جو اور کسی جگہ قادیان تو کیا پنجاب بھر میں نہیں مل سکتیں۔ بلکہ بعض ادویہ دہلی تک میں نہیں مل سکتیں۔ ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا ہر نسخہ تیار کیا جاتا ہے۔ آپ جو نسخہ پسند کریں تیار کر کے دے سکتے ہیں۔ ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں۔

شفاکن

ملیریا کی بے نظیر دوا ہے اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے۔ کونین کھانے سے جو نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سر میں چکر آنے لگتے تھے۔ طبیعت گھٹ جاتی تھی۔ ان میں سے کوئی نقص اس میں نہیں آرام سے بخار اتر جاتا ہے۔ تلی جگر اور معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

تریاق کبیر

تریاق کبیر ایک اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ درد سر۔ پیٹ درد ہیضہ بچھو اور سانپ کاٹے۔ بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھلانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ اسے کیا خریدا۔ گویا کہ تنخواہ دار ڈاکٹر گھر میں رکھ لیا۔ اس کے بعد خاص خاص بیماریوں میں ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہیں آئیگی قیمت بڑی شیشی عہ/ درمیانی شیشی عہ/ چھوٹی شیشی ۸/

اکسیر نزلہ

نزلہ کیلئے بےنظیر دوا ہے۔ کسقدر پرانا نزلہ ہو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے جن لوگوں کو بار بار نزلہ ہوتا ہو۔ یہ علامت دماغی اور سینہ کی کمزوری کی ہے اور اس کا فوری علاج چاہیئے۔ اکسیر نزلہ استعمال کریں۔ بالخصوص۔ کہ دوسری بیسیوں علاجوں سے زیادہ مفید پڑیگا۔ قیمت فی شیشی عہ/

اکسیر شباب

جوانی میں جن لوگوں کو بڑھاپے کی سی کمزوری شروع ہو گئی ہے اور گویا بہار سے پہلے ہی خزاں کا موسم آگیا ہے۔ ان کیلئے یہ دوا اکسیر ہے اسکے برابر مفید دوا اور کوئی نہیں مل سکتی تفصیلات میں جانا ہو جنکی عمر بڑی ہو ان کو ساتھ حبوب جوانی استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپے

حبوب جوانی

جس طرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کے لئے ایک اکسیر دوا ہے حبوب جوانی مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بےنظیر علاج ہے۔ جن بیماروں کو دونوں قسم کی کمزوری ہو۔ انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہیئے قیمت پچاس گولیاں تین روپے (سے)

معجون مقوی

سرد جسم کو گرم کرنے والی۔ خون کا دوران تیز کرنے والی۔ کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی۔ صرف کمزوروں اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ

زدجام عشق

مشہور نسخہ ہے۔ اسکی تعریف میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس قدر لکھنا کافی ہے کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے! در قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں۔ قیمت درجہ اول ساٹھ گولیاں چھ روپے درجہ دوم ساٹھ گولیاں چار روپے

حب مروارید عنبری

دل و دماغ کی طاقت کی بےنظیر دوا ہے سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے۔ یہ ایسی مجرب دوا ہے۔ کہ سینکڑوں طبیب اس کی خوبی کے معترف رہے ہیں حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کا معمول تھا۔ قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے

حبِ جُند

ہسٹیریا کا واحد علاج ہے۔ اعصابی کمزوریوں۔ مالیخولیا۔ دماغ کی تھکن۔ سر چکرانے وغیرہ کی بےنظیر دوا ہے۔ آزمودہ ہے۔ دور دور تک یہ دوا جاتی ہے۔ اور اپنی تعریف کرواتی ہے۔ قیمت یکصد گولیاں پندرہ روپے

اکسیر جنین

یہ دوا اکسیر ہے حاملہ عورتوں کو۔ جن کے بچے گر جاتے ہوں۔ یا مر جاتے ہوں۔ اسکا استعمال درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایام حمل میں اٹھرا کیلئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر تبھی اچھا ہوتا ہے۔ کہ ساتھ اس کا استعمال کروایا جاوے۔ حضرت خلیفۃ اول اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کرواتے تھے۔ قیمت فی تولہ (للعہ) چار روپے

ہمدرد نسواں

یہ اٹھرا کی مرض کی گولیاں ہیں۔ ایام حمل اور بعد ماں کو کھلانی چاہئیں۔ اور بچہ کو بھی دینی چاہئیں۔ اٹھرا کا بےخطا علاج ہے بشرطیکہ اکسیر جنین کا استعمال ساتھ ہو۔ قیمت فی تولہ عہ/

معجون کہربا

جن عورتوں کو خون کی کثرت ہو۔ ان کیلئے نہایت کارآمد دوا ہے۔ قیمت فی تولہ ۶/

معجون فوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانیوالی بےنظیر دوا ہے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ

حب بسماک

غضب کی مفید دوا ہے خشک کھانسی کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے۔ کہ حیرت آتی ہے۔ جن لوگوں کو دمہ نما کھانسی ہو۔ ان کو اسکا استعمال بہت مفید پڑیگا۔ قیمت سو گولیاں عہ/

حب کپساب

کپساب جسم کو گرمی پہنچانے والی اور کمزوروں کو طاقت دینے والی بےنظیر دوا ہے۔ جو لوگ خون کا دباؤ کم ہو جانے کی وجہ سے چارپائی پر پڑ جاتے ہیں ان کیلئے بےنظیر دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں عہ/

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں یہ سرمہ ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے کثرت سے لوگ منگواتے ہیں اور جو ایکدفعہ منگوالیں پھر کسی اور سرمہ کو ہاتھ نہیں لگاتے آنکھوں کی تمام بیماریوں۔ کمزوری پانی آنے ککروں اور پڑبال وغیرہ سب کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ/ چھ ماشہ عہ/ تین ماشہ ۱۰/

سفوف جُند

جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں ان کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/

سفوف ذیابطیس

ذیابطیس جیسی خطرناک بیماری کیلئے ہم نے بےنظیر دوا تیار کی ہے۔ اسمیں اس مرض کے تمام اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور ہم نے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک عہ/ ۱۲/

ملنے کا پتہ

دَواخانہ خدمتِ خلق قادیان

دل کا اظہار

دوستو! میں اپنے جذبات کا اظہار کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتا۔ گو یم مشکل و گرنہ گو یم مشکل والا معاملہ ہے اگر اظہار کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ میرا ثواب ضائع نہ ہو۔ اور اگر نہیں کرتا تو ڈرتا ہوں کہ میں اپنے فرضِ منصبی کو ادا نہیں کرتا اور خلقِ خدا کو جس کا اکثر حصہ طب سے ناواقف ہے۔ اپنی کسر نفسی سے غلط راستہ پر جاتے دیکھکر خاموشی کے گناہ کا مرتکب بنتا ہوں۔ ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است ٭ وگر خاموش بنشینم گناہ است

اب آپ ہی وہ طریق بتا دیں۔ جس سے میری بات آپ کی سمجھ میں آجاوے۔

مختلف مذاہب کے، کئی بڑے بڑے اور چیدہ چیدہ لوگوں کی آراء بھی طبیہ عجائب گھر کے متعلق کئی سالوں سے پیش کر رہا ہوں۔ پھر صاحبزادگان خاندان مسیح موعودؑ اور نونہالان جماعت کے علاوہ سلسلہ کے بڑے بڑے عمائد کی اسناد بھی پیش کر چکا ہوں اور کر رہا ہوں۔ مگر بہت تھوڑے ہیں جنہوں نے میرے دل کی گہرائیوں کا مطالعہ کیا ہے۔ اور بہت ہیں جنہوں نے باوجود میری انتہائی چیخ و پکار کے مجھے اور میرے کام کو نہیں سمجھا۔ احباب کا اکثر حصہ ایسا ہے جس نے طبیہ عجائب گھر کو بھی دوسری دوکانوں کی طرح ہی سمجھ رکھا ہے۔ کہ سوائے جلبِ زر کے اس کا کوئی مقصد نہیں۔ حاشا وکلّا یہ بات بالکل غلط ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو میں طب کے پیشہ کو اختیار نہ کرتا۔ اگر جلبِ زر ہی میرا مقصد ہوتا تو میرے لئے میری پنشن ہی کافی تھی۔ یاد رہے اس عجائب گھر کو جاری کرنے کے دو مقصد میرے مدنظر ہیں۔ ایک تو میں ابھی ظاہر نہیں کرتا وہ تو شاید آپکو میرے مرنے کے بعد معلوم ہو مرتے وقت یہ شعر میری زبان پر ہوگا۔ جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر ٭ پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر۔

دوسرا میرا مقصد یہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے اماطة الاذی عن الطریق صدقة یعنی روڑا بھی رستہ میں سے اٹھا کر جگہ کو صاف کر دیا جائے تو وہ بھی صدقہ ہے۔ اور یہاں تو لاکھوں روڑے ہیں جنکو میں اٹھانا چاہتا ہوں اور وہ روڑے دنیا کی نظروں سے بالکل اوجھل ہیں۔ سینکڑوں ایسی چیزیں ہیں۔ جو کہ نقلی بن چکی ہیں۔ آپ انہیں شعلہ نار کی طرح یاقوت سمجھ رہے ہیں۔ خدا کی قسم دین جیسی کوئی نعمت نہیں صحت نہ ہو تو دین پر عمل پیرا ہونا بھی مشکل ہے۔ میرے دل میں اکثر یہی سمائی رہتی ہے کہ میں دنیا کے سامنے نقلی اور اصلی چیز کو پیش کر دوں اور دنیا اُسے سمجھ بھی جائے جس دن میں اس میں کامیاب ہوگیا تو آپ سمجھ لیں کہ میں نے نیکیوں کے خزانے جمع کر لئے اور جنہوں نے جو کچھ مجھ سے سمجھا وہ اس کی اشاعت کرینگے تو خدا کے خزانوں میں کچھ کمی نہیں۔ انہیں بھی وہی ملیگا جو کچھ مجھے ملیگا۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ دنیا کے سامنے دو باتیں ہیں۔ ایک جان کا بچانا دوسرے مال کی نگہداشت۔ مگر فی زمانہ زر کی قلت اور ضروریات کی فراوانی نے دنیا کو اس حالت تک پہنچا دیا ہے کہ اُس بنئے کی طرح جس کا یہ مقولہ ہے۔ کہ "چمڑی جائے دمڑی نہ جائے" ہاتھ سے پیسہ بھی چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ انکی حالت یہ ہے کہ اگر جاں طلبی مضائقہ نیست۔ وگر زر طلبی سخن درین است۔ پر عامل ہیں۔ دوسری طرف انکا واسطہ ان سے ہے جو کہ اپنے آپ کو ارسطو زمان سمجھتے ہیں۔ پوچھیں بھئی تم کون ہو؟ جواب ملیگا میں نتھے خاں ارسطو زمان۔ ان بچاروں کو اتنا بھی نہیں معلوم ہوتا کہ اصلی چیز کیا ہے اور نقلی کیا ہے پچھلے زمانہ میں حکیم کیلئے دو چیزوں کی اشد ضرورت ہوتی تھی۔ ایک تو مرض کی تشخیص اور دوسرے اس کے مناسب حال نسخہ تجویز کرنا۔ مگر اب اسے ایک اور دقت بھی درپیش ہے۔ اور یہ دقت ایسی ہے کہ جس کا علاج اس کے بس میں نہیں۔ اور وہ دوائی اصلی کا مہیا کرنا ہے۔ ایک حکیم ایک نسخہ لکھتا ہے۔ یاقوت ۳ ماشہ۔ زمرد ۳ ماشہ۔ پکھراج ۳ ماشہ۔ کہربا ۳ ماشہ۔ فیروزہ ۲ ماشہ۔ سونے کے ورق ۳ ماشہ۔ چاندی کے ورق ۳ ماشہ۔ عنبر ۲ ماشہ۔ کستوری ۳ ماشہ۔ مصطگی رومی ۳ ماشہ۔ موتی ۳ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۳ ماشہ۔ مومیائی ۳ ماشہ۔ جدوار خطائی ۹ رتی۔ مشک ۳ ماشہ یہ سب چیزیں سوائے ایک کے ایسی ہیں جو جواہر مہرہ عنبری میں پڑتی ہیں جسکے فوائد حضرت خلیفة المسیح الاوّلؓ تحریر فرماتے ہیں۔ مقوی دل و دماغ و روح و باصرہ و تریاقِ سموم دافع خفقان و حزن۔ بواسیر، جنون و حمی وبائی و حبس مدری۔ امراض رحم۔ محلل صلابات و معین حمل و محافظ شباب۔

اب اگر یہ نسخہ صحیح اجزاء سے بنتا ہے۔ تو پھر حضور کا فرمان مذکورہ بالا صحیح معیار پر اُترتا ہے اگر نیک متدین اور متقی دکاندار بھی اپنی کم عقلی کم سمجھی اور لاعلمی کے باعث مذکورہ بالا اشیاء نقلی فروخت کرتا یا نقلی اشیاء سے یہ نسخہ بناتا ہے۔ تو وہ اول تو خود دھوکہ خوردہ ہے دوم خلقِ خدا کو دھوکا دے رہا ہے اور خدا کے حضور وہ اس کا جوابدہ ہے۔ دوسرا شخص اس سے بھی بددیانت ہے جو کہ عمدہ اور صحیح نام کو توڑ مروڑ کر ایک ایسے نسخہ کا نام رکھ لیتا ہے جس سے اس نسخہ کو دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ اور بھی خطاوار ہے۔ اب سنئے! آپ کے سامنے ایک سچا یاقوت رکھ دیا جاوے اور دوسری طرف ایک نقلی جسے Synthetic کہتے ہیں آپ اصلی کو نقلی اور نقلی کو یقیناً اصلی سمجھینگے۔ گو اسوقت تک دجال نے زمرد کی نقل نہیں اتاری۔ مگر بازاری ٹھگوں کی مہربانی سے ہرکٹ پتھر ہرزج اور ویلکا زمرد اصلی زمرد کی جگہ لے لی ہے یہ ہرسہ دوائی کے لحاظ سے چنداں مفید نہ ہونگے۔ ایسا ہی یاقوت نقلی کو سمجھ لیجئے۔ پکھراج کی جگہ ٹاڑی پتھر عام طور پر لوگ ڈالتے ہیں جو کہ فائدہ کے لحاظ سے بالکل ٹھیک نہیں اور گاؤدنتی کے صاف دانے بھی ایسے ہی بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ع قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری والا معاملہ ہے۔ کہربا زمین کا ایک بخار ہے اور زمین سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ عام طور پر آجکل ناپید ہو رہا ہے ایک روپیہ تولہ سے لیکر بیس روپیہ تولہ تک کا بھی ہوتا ہے۔ مگر صناعوں نے اسکی نقل بھی گندہ بروزہ کی آمیزش سے بنا کر رکھدی ہے جسے لائق جوہری ہی پہچان سکتا ہے شکارپور (علاقہ سندھ) میں شمعی کہربا کی بھی نقل اتار لیگئی ہے فیروزہ اصلی تو ایران سے آتا ہے جو اب وہاں سے آنا ممنوع قرار دیا گیا ہے اور تبت کی طرف کا کچا ہوتا ہے جو چنداں مفید نہیں۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ نقالوں نے اس کی بھی کانچ سے نقل اتاری ہے اور کانچ کا بھاری نقص یہ ہے کہ آنتوں کو کاٹتا ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان دہ ہے سونے کے ورقوں میں تانبا کی آمیزش ہوتی ہے کچا تانبا کسی صورت میں بھی مفید نہیں اور چاندی کے ورقوں میں بھی آمیزش کی جاتی ہے۔ عنبر کی جگہ لوبان نے لے لی ہے آپ ایسے عنبر کو دیکھکر عش عش کر اُٹھیں گے۔ مگر استعمال کے لحاظ سے اسکا کوئی فائدہ نہیں کستوری نقلی کئی قسم کی بننے لگ گئی ہے جس کی عمدہ قسم میں سنکھیا اور سیال و خشک ولایتی کستوری۔ بھلاذر، مدیر اور کبوتر کا خون وغیرہ چیزیں پڑتی ہیں۔ اور روح کیوڑہ سے طیار کی جاتی ہے۔ خوشبو اسکی بھی بہت تیز ہوتی ہے اور ایک حد تک مفید بھی ہوتی ہے مگر اصلی چیز کا نقلی چیز کیا مقابلہ کر سکتی ہے پہچان کرنیوالے خوب سمجھتے ہیں کہ اصلی اور نقلی میں کیا فرق ہے۔ میرے پاس آپ دونوں چیزیں دیکھ سکتے ہیں۔ مصطگی رومی اب کام کی تو بہت کم دستیاب ہوتی ہے نام کی بہت ملتی ہے۔ جو کہ جبلو کے کارخانہ کے طیار کردہ بروزہ سے بنائی جاتی ہے اسکا ذائقہ اور شکل بالکل اصلی سے ملتی جلتی ہے بلکہ بعض دفعہ اصلی کو بھی مات کر جاتی ہے۔ اسکی پہچان کبھی پھر بتائی جائیگی۔ یار زندہ صحبت باقی۔ موتی جسے مروارید بھی کہتے ہیں اصلی کی تین بڑی قسمیں ہیں۔ بصرہ کا موتی۔ سیلون کا موتی۔ آسٹریلیا کا موتی۔ اسکے علاوہ اب بازار میں اور بھی کئی قسم کا نقلی موتی ملتا ہے۔ مثلاً کانچ کا موتی۔ مومی موتی۔ جاپان کا کلچرڈ موتی۔ کچرا موتی جو سیپ کو کاٹکر بالکل آسٹریلیا کے موتی کی شکل کا بنا لیتے ہیں بورا موتی اور چورا موتی جنکی پہچان کرنی مشکل ہو سکتا ہے یہ دونوں سیپ سے طیار شدہ ہوں۔ جاپان کا کلچرڈ موتی گو نقلی تو نہیں ہوتا مگر قدرت نے جو فوائد اصلی میں رکھے ہیں وہ اس میں نہیں پائے جاتے تفصیلاً میں سردست جا نہیں سکتا۔ کیونکہ مضمون کی طوالت کا اندیشہ ہے زہر مہرہ خطائی کی جگہ نقلی سبز اور زرد پتھر نے لے لی ہے جسکی پہچان بھی کبھی بتا دونگا۔ نقلی زہر مہرہ میرے پاس طبیہ عجائب گھر میں موجود ہے۔ مومیائی اصلی اور نقلی نے بھی طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ جدوار خطائی اصلی کی پیدائش تو تبت کی ہے اور یہ ۸عہ تولہ سے کم کی نہیں ہوتی مگر آجکل جو بازار میں ۱۲ر تولہ بک رہی ہے خدا جانے یہ کس چیز کی جڑیں ہیں لیجئے صاحب یہ نسخہ ہے جسے آپ اصلی اور پورے اوزان سے بنائینگے تو کچھ روپیہ سے بھی اُوپر آپکے اُٹھ جائینگے اور اگر نقلی چیزیں ڈالیں گے تو چند ٹکلیس کی کلیوں میں بھی تیار ہو جاویگا صرف روح کیوڑہ کی خوشبو اُسکی مہک کو چار چاند لگا دیگی یہ وہ حالات ہیں جن سے میں آپکو واقف کرنا چاہتا ہوں وہ آپکو میں بتا نہیں سکتا جبتک آپ طبیہ عجائب گھر تشریف لاکر دیکھ نہ سکیں۔ زبانی جمع خرچ کرنا لاحاصل ہے لیجئے صاحب! رات کا سوا بج چکا ہے اب رخصت چاہتا ہوں۔ باقی آئندہ انشاءاللہ

عبدالعزیز خاں حکیم حاذق پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن - ۱۳ ر فروری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی فوجوں نے فلپائن کے ایک اور جزیرہ بیسی بیٹ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن - ۱۳ ر فروری - سنگاپور میں مغربی مورچوں پر دشمن کا دباؤ سخت ہے اور اس وجہ سے برطانی فوجیں اور پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اور پانی کے ذخائر کے شمال میں بھی بڑی بہادری سے لڑ رہی ہیں۔ جاپانی اب پُل کو استعمال کر رہے ہیں۔ برطانی توپخانہ پُل پر زبردست گولہ باری کر رہا ہے۔

سنگاپور - ۱۳ ر فروری - چوبیس گھنٹوں کے بعد آج سنگاپور ریڈیو سُنا گیا۔ اناؤنسر نے کہا کہ آج صبح پھر جاپانیوں نے ہتھیار ڈال دینے کے لئے الٹی میٹم بھیجا۔ مگر اسے ٹھکرا دیا گیا۔ ہم نہ صرف لڑینگے بلکہ جیتیں گے۔

چنکنگ - ۱۳ ر فروری - مارشل چیانگ کائی شیک کی فوجوں نے کینٹن کے مشرق میں جاپانیوں کی بندرگاہ سوبٹاؤ پر حملہ کر دیا۔ پٹرول کے ذخیروں کو آگ لگا دی گئی۔ نیز چاول کی دو ہزار بوریوں پر قبضہ کر لیا گیا۔

واشنگٹن - ۱۲ ر فروری - باٹان (فلپائن) میں دشمن کی سرگرمیوں میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ اگر دشمن کی پوزیشنوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ شدت سے پھر حملہ کرنے والا ہے۔ جاپانی طیاروں نے پوپوا کے جنوب مشرق میں سامارا نے پر بمباری کی۔

کینبرا - ۱۲ ر فروری - آسٹریلیا کے وزیر جنگ کو اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ ملک کے جس حصہ میں مناسب سمجھے مارشل لاء نافذ کر دے۔ نیوگنی کے علاقہ پاپا میں مارشل لاء کے نفاذ کا نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔

بٹیویا - ۱۲ ر فروری - جاپانیوں نے آج رات خلیج لوئی پر بمباری کی۔

دہلی - ۱۲ ر فروری - مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایمنے نے کہا۔ کہ ہندوستانی سپاہیوں کے جاپانیوں کے ساتھ مل جانے کی خبریں بالکل بے بنیاد ہیں۔ ہندوستانی سپاہی ہر میدان میں وفاداری سے لڑ رہے ہیں۔

بٹاویا - ۱۲ ر فروری - آج ریڈیو سے کہا گیا ہے کہ امبونیا کی لڑائی میں جاپانیوں کے تین کروز۔ ایک تباہ کن جہاز اور ایک آب دوز غرق ہو گئی۔

واشنگٹن - ۱۲ ر فروری - امریکن فوج کے کچھ دستے ڈچ گائنا میں کیوراکاؤ اور اروبا میں ڈچ فوجوں کی امداد کے لئے بھیجدئے گئے ہیں۔ تا ان جزائر کی اچھی طرح حفاظت کی جاسکے۔

ماسکو - ۱۲ ر فروری - سوویٹ اعلان کہا گیا ہے کہ روسی فوج نے میکلا میں جو ایک اہم جنکشن ہے ایک جرمن بٹلین کا صفایا کر دیا۔ ڈیسرورا میں ایک پیادہ ڈویژن کو کاٹ دیا گیا۔ یوکرین میں ۹ شہروں و دیہات پر قبضہ کر لیا۔ اور چار سو گاڑیوں کے ایک قافلہ پر قبضہ کر لیا۔

لاہور - ۱۲ ر فروری - آج تمام مقامی کالجوں اور سکولوں کے طلباء نے ہڑتال کی۔ اور دس ہزار طلباء نے جلسہ کیا۔ قریباً دو ہزار طلباء اور اڑھائی تین سو طالبات نے یونیورسٹی ہال کے باہر مظاہرے کئے۔ ان کا مطالبہ یہ ہے کہ نظام تعلیم تبدیل کر دیا جائے۔ تعلیم ملکی زبان میں دی جائے۔ فوجی تعلیم عام کی جائے۔ اور بید کی سزا بند کی جائے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے نعرے لگانے کے بعد جلوس منتشر ہو گیا۔

لاہور - ۱۲ ر فروری - آج بھی بیوپاریوں کے دو جلوس نکلے۔ اور چار سو گرفتاریاں ہوئیں معلوم ہوا ہے کہ ستیہ آگرہیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھکر اب عام ستیہ آگرہیوں کو رہا کیا جا رہا ہے۔ بھلہ شو کمپنی کے پروپرائیٹر لالہ دھنی رام بھلہ کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت نظر بند کر دیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ وہ تحریک کو چلانے والوں میں سے تھے۔

دہلی - ۱۲ ر فروری - معلوم ہوا ہے کہ قازق قافلہ کے اخراجات اپریل ۱۹۴۲ء تک حکومت ہند نے برداشت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور انہیں کشمیر سے ضلع ہزارہ میں پہنچانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

وشی - ۱۲ ر فروری - وشی میں متعین جاپانی سفیر ایک حادثہ کے نتیجہ میں ہلاک ہو گیا۔

رنگون - ۱۲ ر فروری - برما کی فوجی حالت کچھ واضح نہیں۔ دریائے سالوین کے پار برطانی مورچوں تک ابھی جاپانی نہیں پہنچ سکے۔ ہند چینی کی سرحد کے پاس چینی اور سیامی فوجوں میں آج پھر جھڑپیں ہوئیں۔ سیامی فوج بھاگ نکلی۔ کل برما کے کسی مقام پر دشمن نے ہوائی حملہ نہیں کیا۔ برطانی طیاروں نے دشمن کے اگلے دستوں پر زبردست بمباری کی۔

لاہور - ۱۲ ر فروری - پنجاب اسمبلی میں نواب مظفر خان صاحب نے قرارداد پیش کی کہ اس مالی سال کی آمد میں سے کم سے کم تیس لاکھ روپیہ کی ایک رقم الگ کر لی جائے۔ جو کسانوں کی امداد کے فنڈ قائم کرنے کی غرض سے بنیادی سرمایہ کا کام دے۔ قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔

دہلی - ۱۲ ر فروری - ایران کے وزیر رسل و رسائل نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ اہواز اور خرم شہر کی سڑکوں کی تعمیر کے اخراجات حکومت برطانیہ برداشت کرے گی۔

واردھا - ۱۲ ر فروری - مارشل چیانگ کائی شیک گاندھی جی سے ملنے کے لئے آج یہاں پہنچ رہے ہیں۔ مارشل موصوف نے سر اینڈریوز - سر فیروز خان نون - سر ہومی مودی۔ اور اگزیکٹو کونسل کے دوسرے اراکین سے ملاقات کی۔

لنڈن - ۱۳ ر فروری - سنگاپور کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ سخت مشکلات کے باوجود برطانی فوجیں بڑی بہادری سے لڑ رہی ہیں۔ دشمن کا سخت مقابلہ کیا جا رہا ہے اور گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ پان (برما) میں پھر لڑائی زور سے شروع ہو گئی ہے۔ ہمارے جہازوں نے مرتبان پر بھی حملہ کیا۔

دہلی - ۱۳ ر فروری - اسوقت تک برما اور ملایا سے ۳۰ ہزار کے قریب ہندوستانی ہندوستان پہنچ چکے ہیں۔ ۶ جہاز جن میں ۴ ہزار کے قریب ہندوستانی سوار ہیں۔ ایک بندرگاہ میں پہنچے کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد سے جلد برما اور ہندوستان کے درمیان خشکی کا رستہ کھول دیا جائے۔

لاہور - ۱۳ ر فروری - پنجاب کانگرس پارٹی اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں شامل ہو رہی ہے۔

ماسکو - ۱۲ ر فروری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن فوجیں خارکوف کو بچانے کے لئے زبردست مقابلہ کر رہی ہیں۔ مگر روسی فوجیں انہیں سخت نقصان پہنچا رہی ہیں۔

قاہرہ - ۱۲ ر فروری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی دستے غزالہ اور الغیلا وغیرہ علاقوں میں گشت کرتے رہے۔ جرمن ٹینک دستوں پر ہمارے توپخانہ نے سخت گولہ باری کی۔ برطانی طیارے بھی دشمن کو سخت نقصان پہنچاتے رہے۔

دہلی - ۱۲ ر فروری - آج آل انڈیا وومن کانفرنس کی طرف سے میڈم چیانگ کا استقبال کیا گیا۔ موصوفہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اور چین دونوں جمہوریت کے بقاء کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ اور دونوں میں معاشرتی اور اقتصادی تعلقات بھی ہیں۔ جاپانیوں نے چینیوں کے بچوں اور عورتوں کو بے دریغی سے قتل کیا ہے۔ اور ہماری تجارت صنعت و حرفت بالکل تباہ کر دی ہے۔

دہلی - ۱۲ ر فروری - ایک سرکاری کمیونک میں کہا گیا ہے کہ ملک معظم کی گورنمنٹ چاہتی ہے کہ دیگر مستعمرات کی طرح جنگی کابینہ اور بحر الکاہل کی جنگی کونسل میں ہندوستان کو نمائندگی دی جائے۔ اور حکومت ہند سے کہا گیا ہے کہ وہ اگر چاہے تو اس کا انتظام کرے۔

رنگون - ۱۲ ر فروری - مرتبان کے علاقہ میں ایک جگہ ہمارے سپاہیوں نے دشمن پر سنگینوں سے حملہ کیا۔ جاپانی بہت سا سامان جنگ چھوڑ کر بھاگ نکلے۔

کٹک - ۱۲ ر فروری - دو سال کے آئینی ڈیڈلاک کے بعد آج اڑیسہ اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اور بجٹ پیش کیا گیا۔

واشنگٹن - ۱۲ ر فروری - باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ مسٹر کارڈل ہل کو روس میں امریکن سفیر مقرر کیا جائے گا۔

بٹاویہ - ۱۲ ر فروری - ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ سیلیبز کے قریب ہمارے طیاروں نے دشمن کے جہازوں پر کامیاب حملہ کر کے ایک طیارہ بردار جہاز غرق کر دیا۔

لنڈن - ۱۳ ر فروری - دار العوام میں مسٹر چرچل نے کہا کہ سپاہیوں کی تنخواہوں - اور الاؤنسوں میں ۵½ کروڑ پونڈ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ نیز سپاہیوں کے لئے ایک قرضہ کی سکیم بھی زیر غور ہے۔ جو ان سے جنگ کے بعد باقساط وصول کیا جائیگا۔ ایک تجویز یہ ہے کہ ہر ایک بچے کے لئے ساڑھے تین شلنگ الاؤنس مقرر کیا جائے۔ سپاہیوں کی سہولت کے لئے اور بھی کئی تجاویز زیر غور ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔